علمائے امت کی جانب سے اعلان

فلسطین اور غزہ والوں کی مدد کے لیے مسلمانوں پر اور ان کے حکمرانوں پر عائد فرائض اور ذمے داریاں

الحمد لله رب العالمين، ولا عدوان إلا على الظالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين وناصر المستضعفين، نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ [التوبة: 36] (تم سب مل کر مشرکوں سے جنگ کرو جس طرح وہ سب مل کر تم سے جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ خداترسوں کے ساتھ ہے۔)

یہ اعلان ہے جس پر عالم اسلام کے اہل علم کے دستخط ثبت ہیں، یہ اعلان دنیا بھر کے مسلمانوں کو آگاہ کرتا ہے کہ اہل فلسطین کی نصرت اور غزہ کے حصار کو ختم کرنے کے لیے جو مہینوں سے تباہی سے دوچار ہے، زمین کے ہر ہر خطے میں رہنے والے مسلمانوں پر کیا ذمے داری عائد ہوتی ہے۔

اول: حکم رانوں کا فرض:

صیہونی دشمن نے اور اس کے حلیفوں نے جن کی سربراہی امریکا کررہا ہے، اہل غزہ پر طویل حصار مسلط کیا ہوا ہے۔ کھانا، دوا، پانی اور زندگی کی ضروری چیزوں کو ان کے پاس پہنچنے سے روکا جارہا ہے، اس کے نتیجے میں وہ موت کے دہانے پر ہیں، ایسی صورت حال میں آگاہ کیا جاتا ہے کہ اہل غزہ کو اس حصارکے سبب جو بھی جانی و مالی نقصان پہنچ رہا ہے اس کے ذمے دار عرب اور مسلمان حکم راں ہیں، اہل غزہ کا خون ان کی گردن پر ہے، وہ اس جرم میں شریک ہیں، اللہ کے سامنے ان کے قتل میں شریک کی حیثیت سے ان کا مواخذہ ہوگا۔ اس سے بچنے کی ایک ہی شکل ہے کہ وہ اللہ، اس کے رسول اور اپنے مومن بھائیوں کی خاطر غضب ناک ہوجائیں اور وہ سارے اقدامات کریں جو اس صورت میں کرتے جب کوئی ان کے ملک میں ان کے اقتدار پر حملہ کرتا،

یعنی شدید ترین لہجے میں مذمت کریں، تعلقات ختم کرنے کی دھمکی دیں، سفیروں کو بلالیں، معاشی اور بین الاقوامی معاہدوں وغیرہ پر نظرثانی کریں۔

اگر حکم رانوں نے صیہونی دشمن اور اس کے حامی ملکوں کے ساتھ یہ رویہ نہیں اختیار کیا، جب کہ یہ کم سے کم فرض ہے، تو وہ غزہ اور فلسطین کے معصوموں کے قتل میں شریک مانے جائیں گے، اللہ کے رسول ﷺ نے تین لوگوں کے بارے میں بتایا کہ اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہیں کرے گا، ان کا تزکیہ نہیں کرے گا، ان کی طرف دیکھے گا نہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ آدمی جو بیچ راستے میں تھا اس کے پاس فاضل پانی تھا مگر اس نے راہ کے مسافر کو وہ پانی نہیں دیا۔ (مسلم)

قاضی عیاض اکمال المعلم میں لکھتے ہیں: کیوں کہ اس نے اس کے حق کو اس سے روکا۔۔ اور اسے موت کے منھ میں جانے دیا، اس طرح وہ اس کے قاتل جیسا ہوگیا۔

دوم: علما کا فرض:

علما دنیا کے کسی بھی خطے میں ہوں، ان پر فرض ہے کہ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو وفا کریں، اللہ کا فرمان ہے: لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ [آل عمران: 187] (تم لوگوں کے سامنے ضرور واضح کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں) اور کتمان سے بچے رہیں جس کے سلسلے میں اللہ نے سخت دھمکی دی اور فرمایا: إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ [البقرة: 159] (جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، درآں حالیکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی اُن پر لعنت بھیجتے ہیں)

وقت کا فرض انہیں آواز دے رہا ہے کہ حق بات پہنچانے اور جہاد کی دعوت دینے میں کسی کی ملامت ان کی راہ میں حائل نہ ہو، وہ دعوت دیں کہ فلسطین میں ارض مقدس کی آزادی کے لیے جان و مال سے جہاد ہو، وہ مسلمانوں سے اپیل کریں کہ دشمن کی مدد کرنے والی کمپنیوں کے سامانوں کا بائیکاٹ کریں، ان کے دروس میں، تقریروں اور خطبوں میں اور ان کی علمی مجلسوں میں یہ دعوت موجود رہے، اسے اللہ کے اس فرمان کی تکمیل سمجھا جائے: وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا [النساء: 84] (اور اہل ایمان کو لڑنے کے لیے اکساؤ، بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے، اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی سزا سب سے زیادہ سخت ہے)

سوم: دولت و تجارت والوں کا فرض:

جہاد بہت زیادہ مال چاہتا ہے، جنگی تیاری، ہتھیار اور دیگر خرچوں کے لیے۔ فلسطین کی سرزمین پر جو لوگ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کررہے ہیں، وہ اس فریضے کی ادائیگی کررہے ہیں جو تمام مسلمانوں پر عائد ہوتا ہے، اس لیے جو خود جہاد کی قدرت نہیں رکھتا ہے، اس پر سے مال کے ذریعے جہاد کا فرض ساقط نہیں ہوگا۔ اہل ثروت کتنا ہی مال خرچ کردیں، وہ جان کی قربانی کے مقابلے میں تھوڑا ہی رہے گا۔ اس کے باوجود جو استطاعت بھر مال خرچ کرتا ہے اللہ تعالی اس پر فضل فرماکر جان سے جہاد کرنے والے جیسا اجر عطا فرماتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں مجاہد کو ساز و سامان سے آراستہ کرے گا اس نے گویا خود جہاد کیا۔ (مسلم)

چہارم: میڈیا والوں کا فرض

میڈیا والوں کی ذمے داری ہے کہ وہ چینلوں، ویب پیج، اور سوشل میڈیا میں اپنے قلم اور اسٹیج کو اس کاز کی نصرت کے لیے وقف کردیں۔ وہ امت کو غزہ اور فلسطین کے مجاہدین کی تائید کے لیے امت کو اکٹھا کریں۔ الفاظ سے نصرت کرنا بھی جہاد ہے، جس کا حکم اللہ نے قرآن میں دیا ہے: وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا [الفرقان: 52] مزید فرمایا: يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ [الأنفال: 65] (اے نبیؐ، مومنوں کو جنگ پر اُبھارو)۔

نبی ﷺ نے فرمایا: مشرکوں سے جہاد کرو، اپنے مال سے، اپنی جان سے اور اپنی زبانوں سے۔ (مستدرک حاکم)

پنجم: عام مسلمانوں کا فرض:

فلسطین صرف اہل فلسطین کا نہیں ہے، بلکہ ہر مسلمان سے اس کے بارے میں جواب دہی ہوگی اور پوچھا جائے گا کہ اپنے نبی کے مقام اسرا کے دفاع کے لیے اور اسے یہودیوں اور صلیبیوں سے آزاد کرانے کے لیے تم نے کیا کیا۔ اسی لیے تمام مسلمانوں پر واجب ہے، عربوں پر بھی اور غیر عربوں پر بھی کہ وہ اہل

فسلطین کے ساتھ کھڑے ہوں جس قدر بھی وہ قدرت رکھتے ہوں، اس میں ایک کام ان کمپنیوں کے سامانوں کا بائیکاٹ بھی ہے جو صیہونی ریاست کی مدد کررہی ہیں۔ مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ ان کمپنیوں کے وہ سامان خریدے جن کے بغیر کام چل سکتا ہو، خاص طور سے جو چیزیں کمالیات کی قبیل سے ہیں یا جن کا متبادل موجود ہو۔

یاد رہے کہ ہر وہ نقدی جو صیہونی کی مدد کرنے والی کمپنیوں کو ادا کی جائے گی وہ مسلمان کے جسم میں چھید کرنے والی گولی کی طرح ہوگی، اسے دینے والا مسلمانوں کے قتل میں ان کے دشمنوں کے ساتھ شریک مانا جائے گا۔

اسی طرح مسلمانوں کی ذمے داری ہے کہ وہ میدانوں میں اور ان ملکوں کے سفارت خانوں کے سامنے، جو صیہونی ریاست کی حمایت کررہے ہیں، بڑی تعداد میں احتجاجی مظاہرے کریں اور ان سے مطالبہ کریں کہ وہ صیہونیوں کو مال اور ہتھیار کی مدد روکیں۔

یہ سب کچھ، یعنی مظاہرے اور دشمن کی مددگار کمپنیوں کا بائیکاٹ اس جہاد میں شامل ہے جس کے لیے عظیم اجر کا وعدہ ہے۔ کیوں کہ ان سب سے بھی دشمن کو نقصان پہنچتا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ [التوبة: 120] (اور وہ دشمن کوجو بھی نقصان پہنچاتے ہیں، ان کے لیے عمل نیک لکھا جاتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ خدا نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا)

درود و سلام ہو اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ اور ان کے آل و اصحاب پر۔

دوشنبہ 9 محرم 1446

15/07/2024

علمائے امت کے نام اور منصب: